ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

امور تصوف پر استشہاد تفسیر نعیمی کی روشنی میں
(جلد 9 کا خصوصی مطالعہ)

In light of Tafsir Na'eemi, references to matters of Sufism are cited (Special Study of Volume 9)

Dr. Muhammad Zia Ullah
Assistant Professor of Islamic Studies, NCBA & E, Lahore.
Dr. Mahmood Ahamd
Assistant Professor of Islamic Studies, NCBA & E, Lahore.
Maryam Farooq
M.Phil. scholar, Islamic studies, NCBA & E, Lahore.

Abstract
The Creator of Knowledge created His beloved Prophet ﷺ as the Illuminator of Hearts. This noble being enlightened the hearts of his followers with the light of guidance and erected the minaret of light so that the creation of God could find the path of righteousness and be saved from wandering in the darkness of misguidance. This is the treasure of guidance for the entire creation. The entire world started to sparkle with the radiance of the Muhammadan light, and everyone began to move towards the path of great triumph. Sometimes, this light shone through the Companions of the Prophet ﷺ and became a source of guidance like stars, and at other times, it glowed through the pious followers of the Companions. Among these few individuals, who were the fortunate ones with limited means of sustenance, was a respected scholar of the ummah, Mufti Ahmed Yar, whose writings were as sharp as a shining sword in the hand of a warrior and as swift as an arrow in the heart of falsehood. Through various ways, he purified hearts and minds. Sometimes, he wrote explanations of hadiths, and at other times, he interpreted the Quran. His efforts in the Court of the Almighty were so blessed that countless creatures benefited from this fountain of divine grace. Neither any believer is comparable to this sincere believer nor does anyone stand as his equal in offering support and being a companion. The language of a pen submerged in love for the Messenger of Allah (peace be upon him) depicted such expressions of mystical insight in the interpretation of the Quran that the hearts of the people of faith became filled with love for the Beloved of the Merciful, and the entire world envied them.

Keywords: Interpretation of the Quran, Explanations of Hadiths, Mufti Ahmad Khan Naeemi, Tafsir Naeemi, Tafsir Sufiana

خلاق العلیم نے اپنے حبیب ﷺ کو منور القلوب بنایا اور اس صاحب خلق عظیم نے اپنے غلاموں کے دلوں کو نور ہدایت سے چمکایا اور مینارہ نور بنایا تا کہ مخلوق خدا راہ ہدیٰ کی معرفت پائے اور گمراہ کن اندھیروں میں بھٹکنے سے بچ جائے۔ اللہ کی شان! ہدایتِ مخلوق کے یہ سامان۔ سارا عالم نور محمد یہ ﷺ کی ضیاء پاشیوں سے جگمگانے لگا ہر کوئی فوز العظیم کی طرف راہ پانے لگا کبھی یہ نور اصحاب النبی ﷺ کے ذریعے نجوم ہدایت بن کر چمکا اور کبھی تابعین تبع تابعین کے زہد و تقویٰ سے جھلکا کبھی اس نے امام اعظم کی قندیل سے منور ہو کر لوگوں کو شریعت کا راستہ دکھایا اور کبھی غوث اعظم کی شمع سے چمک کر طریقت کے رموز سے روشناس کرایا اور معرفت الٰہی کا جام پلایا۔ جب بھی کوئی شخص شیاطین ضلال یا شامت اعمال کی وجہ سے گم گشتہ راہ ہو جاتا تو انہی مینار ہائے نور کی وجہ سے راہ فلاح پا تا مخلوق عالم نے راہ فلاح پائی۔ انہی چند میں سے جو نابغہ روز گار تھے ایک حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار تھے جن کی تحریر دست مومن میں برہنہ شمشیر اور قلب باطل میں بمثل تیر تھی انہوں نے مختلف طریقوں سے قلوب و اذہان کی تطہیر کی۔ کبھی حدیث کی شرح لکھی اور کبھی قرآن کی تفسیر کی۔ ان کی یہ کاوش بارگاہ الٰہ جل مجدہ میں شرف قبولیت سے ایسی باریاب ہوئی کہ بے شمار مخلوق اس چشمے سے فیض یاب ہوئی اور اپنا قبلہ ایمان درست کیا اور آج عرصہ دراز گزر جانے کے بعد بھی اہل ایمان فیض پا رہے ہیں جبکہ حزب الشیطان نظریں چرا رہے ہیں کہ اس ضرب مومن کے مقابل نہ کوئی ان کا سہارا ہے اور نہ ہی انہیں اس کے جواب کا یارا۔ عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی قلم کی اس زبان سے تفسیر القرآن کے وہ عرفان نمونے ظاہر ہوئے کہ جس سے قلوب اہل ایمان حب حبیب الرحمن سے سرشار ہو کر رشک اہل جہان ہو گئے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

مختصر سوانح عمری مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت وابتدائی حالات:

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ 1324ھ بمطابق 1906ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان یوسف زئی پٹھان قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام محمد یار رحمۃ اللہ علیہ تھا اور وہ دینداری اور عبادت گزاری کی زندگی کی طرف خصوصی میلان رکھتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ گھر کے کام کاج سے فرصت نکال کر بستی کی عورتوں اور بچیوں کو قرآن پاک ناظرہ کی تعلیم دیتیں۔

تعلیمی دور:

مفتی صاحب گیارہ برس کی عمر میں تحصیل علم کے لئے وطن سے باہر نکلے اور ان کا طالب علمی کا کل زمانہ تقریباً تیرہ چودہ سال کی مدت پر محیط ہے۔ آپ نے گھر پر ہی اپنے والد محترم سے قرآن مجید پڑھا اور اس کے بعد فارسی کی ابتدائی نصابی کتب دینیات اور درس نظامی کے آغاز کی کتب کی تعلیم بھی اپنے والد صاحب سے ہی حاصل کی۔ مفتی صاحب کی طالب علمی کا دوسرا دور بدایوں شہر میں گزرا جہاں آپ گیارہ برس کی عمر میں (یعنی تقریباً 1335ھ / 1916ء) میں آکر مدرسہ شمس العلوم میں داخل ہوئے اس مدرسے میں آپ تین سال تک پڑھتے رہے۔ ان دنوں میں مفتی عزیز صاحب بدایونی اسی دار العلوم میں درس نظامی کے آخری اسباق پڑھ رہے تھے۔ مفتی صاحب نے یہاں صرف ونحو کے بعض اسباق مفتی عبد العزیز عبد اللہ سے بھی پڑھے

جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخلہ

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے۔ اس کے بعد آپ کانپور، مراد آباد اور میرٹھ میں شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمہ اللہ کے زیر تعلیم رہے۔ مراد آباد اور میرٹھ میں مفتی صاحب کا یہ عرصہ طالبعلمی ان کی طالب علمی کا آخری دور تھا۔ جو کہ مجموعی طور پر اڑھائی سے تین برس کا تھا۔

تصنیف وتالیف:

مفتی صاحب تقریباً گزشتہ نصف صدی سے اپنے خاموش تعمیری انداز میں تبلیغ، تدریس، فتویٰ وعظ خطابت، تصنیف و تالیف کے شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے تھے لیکن ان کی خدمات کا ممتاز ترین پہلو شعبہ تصنیف وتالیف سے متعلق تھا۔ اس میدان میں مفتی صاحب کے عظیم قلم نے وہ جوہر دکھائے اور وہ معرکے سر کئے جو تابہ قیامت اہل اسلام کے لئے مشعل راہ بنے رہیں گے

تصانیف کے اسماء:

تفسیر نعیمی (پہلے گیارہ پارے، گیارہ ضخیم مجلدات)، "انشراح بخاری المعروف نعیم الباری" صحیح بخاری پر عربی حاشیہ، مرآۃ المناجیح ترجمہ وشرح مشکوۃ المصابیح جو کہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے، علم المیراث، جاء الحق، شان حبیب الرحمن من آیات القرآن، اسلامی زندگی، رحمت خدا بوسیلہ اولیاء، معلم تقریر، مواعظ نعیمیہ، رسائل نعیمیہ، سفر نامے حجاز وقبلتین، حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر، فتاویٰ نعیمیہ، خطبات نعیمیہ، سلطنت مصطفیٰ ﷺ دیوان سالک، علم القرآن، اسرار الاحکام، رسالہ نور، نئی تقریریں، الکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول ﷺ، ان کے علاوہ اکثر نصابی کتب پر مفتی صاحب کے کے حواشی غیر مطبوعہ پڑے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

تفسیر نعیمی میں مفتی صاحب نے آیات کے حوالے سے صوفیانہ تفسیر بیان فرمائی ہے۔زیر نظر آرٹیکل میں تفسیر نعیمی جلد 9 پارہ 9 میں چند مقامات اُمور تصوف کے حوالے سے استشھادات کا تذکرہ مقصود ہے۔

غضب اللہ وخوف باللہ

آیت بینہ وترجمہ

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ [1]

اور جب ٹھہر گیا موسیٰ سے غصہ تو اٹھالیں انہوں نے تختیاں اور ان کی عبارت میں ہدایت اور رحمت تھی واسطے ان لوگوں کے جو کہ اپنے رب سے خوف کرتے ہیں

الحب للہ والبغض اللہ

غصہ دو قسم کا ہوتا ہے:

1۔ حلم وبردباری نہ ہونے کی وجہ سے غصہ عیب ہے کہ اس کی بنا کمزوری پر ہے کہ انسان اپنے نفس سے دب جائے۔

2۔ غصہ اللہ تعالیٰ کے لیے کہ اس کے مخالفین پر طیش آجائے یہ غصہ کمال ہے کہ اس کی بنا رضاء ذوالجلال ہے

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ پہلا غصہ نفسانی بدلہ پر ابھارتا ہے۔ غصہ اپنا بدلہ لینے پر ٹھنڈا ہو جاتا ہے مگر دوسرا غصہ مجرم کی توبہ پر ٹھنڈا ہوتا ہے۔ یہ غصہ سنت انبیاء واولیاء ہے جسے اَلْبُغْضُ لِلّٰہِ کہا جاتا ہے۔

صوفیاء فرماتے ہیں کہ انسان کا دل گویا زمین ہے خوف الٰہی اس کا ہل ہے جس سے یہ زمین قابل کاشت بنتی ہے آنکھیں گویا کنواں ہیں جن سے ایک زمین کو پانی دیا جاتا ہے توبہ تخم (بیج) ہے جس کی کاشت کی جاتی ہے۔ قرآن رحمت بھی ہے ہدایت بھی مگر اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے جن کے دل کی زمین میں خوف کے ہل نے نرمی پیدا کر دی ہو۔ رھبوت بہتر ہے رحموت سے کیونکہ غسل پہلے ہوتا ہے لباس وزیور بعد میں۔

خواجہ حسن بصری فرماتے ہیں کہ تمہارا پالا ہوا کتا تمہارے ہاتھ سے سو بار مار کھائے پھر تم سے ٹکڑا دکھاؤ تو دم ہلاتا آجاتا ہے یہ صفت ہے خاشعین کی۔ اے بندے! اگر تجھ پر رب ہزار بار سختی کرے مگر تو حَیَّ عَلَی الصّلوٰۃ کی آواز پر دوڑا ہوا مسجد میں آجا۔

غرضیکہ یہ آیت غضب اللہ اور خوف باللہ کی جامع ہے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر نیک مجلس میں تشریف فرما ہوتے ہیں کہ ابغونی فی ضعفاء کم [2] مجھے اپنے ضعیفوں میں ڈھونڈ لیا کرنا اور مومنوں کی اچھی باتیں سن کر اچھے اعمال دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

لفظ "اُمّی" کا مطلب

آیت بینہ و ترجمہ

اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ [3]

وہ لوگ جو پیروی کریں گے اس رسول غیب کے خبریں دینے والے بے پڑھے کی

صفتِ امی

رسالت اور نبوت میں دوسرے انبیاء کرام مشترک ہیں مگر امی ہونا وہ صفت ہے جو سواء حضور انور ﷺ کے کسی کو عطا نہ ہوئی۔ "امی" بنا ہے ام سے بمعنی اصل۔ حضور انور ﷺ اصلِ مخلوق ہیں کہ جو کچھ بنا حضور ﷺ سے بنا اس لیے آپ کو "اُمی" کہا جاتا ہے۔

تم سے جہاں کا وجود تم سے کھلا باب جود

تم سے بنا جو بنا تم پہ کروڑوں دورد

مکہ معظمہ کو ام القری کہا جاتا ہے کہ وہ بستیوں کی اصل ہے اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہ وہ تمام کتابوں کی اصل ہے یوں ہی حضور ﷺ ام الموجودات ہیں۔ [4]

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

رسالت کا تعلق ظاہر سے ہے نبوت کا تعلق باطن سے، امی ہونے کا تعلق حقیقت سے۔ عوام حضور سے فیضان رسالت لیتے ہیں خواص فیضان نبوت اور خواص الخاص فیضان امیت فرمایا۔

حضور اُنور ﷺ کی صفت یہ ہے کہ حضور معروف یعنی طلب حق کا حکم دیتے ہیں اور منکر یعنی طلب ماسوی اللہ سے منع کرتے ہیں۔ آپ طیبات یعنی خدارسی کے ذریعہ لوگوں کے لیے حلال کرتے ہیں۔ خبیثات یعنی رب سے غافل کرنیوالی چیزیں حرام فرماتے ہیں اور وہ محبوب لوگوں کے بوجھ یعنی خدارسی کی مشکلات کو دفع فرماتے ہیں تو جو بھی حضور ﷺ کی اطاعت کریں اور حضور ﷺ سے نور لیں کہ حضور ﷺ خود بھی نور ہیں اور جب خلق کی طرف آئے تو نور وحدت اپنے ساتھ لائے جس نے یہ نور حضور انور ﷺ سے لیا وہ دونوں جہان میں کامیاب ہو گیا۔

صوفیاء فرماتے ہیں کہ جسم پاک محمدی ﷺ حضرت آمنہ کی گود اور جناب عبد اللہ کے گھر سے دنیا کو ملا مگر نور محمدی ﷺ اور حقیقت محمدیہ ﷺ نے عرش اعظم سے فرش پر نزول فرمایا اور اپنے ساتھ فیوض ربانی لایا۔ جسمانیت کے لحاظ سے جاء، بعث، ارسل ارشاد ہوتا ہے۔ اور حقیقت محمدیہ کے اعتبار سے انزل اور نزل ارشاد ہوتا ہے۔

صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے رب تعالے کی ایسی حمد کی جیسی کسی نے نہ کی اور قیامت میں ایسی حمد کریں گے جیسی کوئی نہ کر سکے گا اس لیے آپ کا نام شریف احمد ہے۔ یوں ہی رب تعالی نے حضور کی ایسی حمد کی جیسی کسی نے نہ کی اس لیے آپ کا نام محمد ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

اللہ تعالیٰ نے کس طرح تعریف فرمائی

- براہ راست نبیوں کو حضور کی تعریف سنائی یعنی نعت فرمانے والا رب، سننے والے رسول۔ اس قسم کی حمد کا ذکر یہاں اس آیت میں بھی اور وہاں بھی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہ مِیثَاقَ النَّبِیّٖن [5]
- گزشتہ کتب میں آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر۔
- نبیوں سے ان کی امتوں کے سامنے حضور ﷺ کی تعریف کرانا۔
- تاقیامت مسلمانوں بلکہ کفار سے حضور انور ﷺ کی نعت خوانی کرانا۔
- قیامت میں حضور ﷺ کی نعت خوانی کرانا۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا [6]
- قیامت میں خود تمام مخلوق کے سامنے حضور ﷺ کی نعت ارشاد فرمانا۔
- دنیا میں لکڑی پتھر چرند پرندے حضور کی نعت خوانی کرانا۔

اچھوں کا ساتھ اچھا

آیت بینہ و ترجمہ

وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًاؕ- وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَۚ- فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًاؕ- قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْؕ- وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰىؕ- كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْؕ- وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ [7]

اور ہم نے انہیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ میں اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا کہ اسی پتھر پر اپنا عصا مارو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا اور ہم نے ان پر ابر سائبان کیا اور ان پر من و سلویٰ اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انہوں نے ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی جانوں کو برا کرتے تھے

معیت نبی

نبی کا ساتھ میسر ہونا اللہ تعالیٰ کی بڑی ہی نعمت ہے کہ اس سے مشکلیں حل مصیبتیں دور ہوتی ہیں اگر قید خانہ میں ان کا ساتھ ہو تو وہ قید خانہ چمن بن جاتا ہے اور اگر چمن میں نبی کا دامن چھوٹ جائے تو چمن قید خانہ ہو جاتا ہے۔ دیکھو بنی اسرائیل پر عتاب تھا کہ وہ تیہ میں قید کر دیے گئے تھے مگر اس عتاب میں بھی کرم کی تجلی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انہیں قرب میسر رہا کہ آپ بھی ان کی حل مشکلات کے لیے تیہ میں قیام فرما رہے۔ اس ساتھ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر مصیبت میں موسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتے تھے وہ فوراً حل ہو جاتی تھی۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

امت محمدیہ کا من وسلوی

حضرت کلیم اللہ کی ہی برکت تھی کہ بنی اسرائیل کو تیہ میں سایہ ونور، من وسلوی اور پانی جیسی نعمتیں میسر ہوئیں۔ مومن دنیا کے قید خانہ میں رہ کر حضور انور ﷺ کے دامن کے سایہ میں رہتا ہے۔ قرآن وحدیث اسے من وسلوی کی طرح ملتا رہتا ہے۔ طریقت کے پانی سے سیر اب ہوتا رہتا ہے، مومن کی قبر حضور انور ﷺ کی تشریف آوری سے جنت کا باغ بن جائے گی وہاں اسے جنت کی ہوائیں وہاں کی روزیاں ملیں گی۔

غرضیکہ مسلمان دنیامیں قبر میں آخرت میں حضور ﷺ کے دامن کے سایہ میں ہیں اور رہیں گے، ہر طرح کی نعمتوں سے نوازے جاتے ہیں حضرت صدیق اکبر سے پوچھو کہ غار ثور میں تم تین دن حضور انور کے ساتھ رہے تم نے کیاپایا تو انہوں نے وہاں اللہ کو پالیا کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر بظاہر ہم یہاں دو ہیں مگر حقیقت میں ہم تین ہیں کہ اللہ تعالی بھی ہمارے ساتھ ہے [8] قرآن کریم نے فرمایا: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا [9]

صوفیاء فرماتے ہیں کہ مقام تیہ میں موسیٰ علیہ السلام بھی جلوہ گر رہے اور اسرائیلی بھی مگر اسرائیلی مشکل میں پڑنے کے لیے رہے اور موسیٰ علیہ السلام مشکل آسان کرنے کے لیے بحالت نزع مومن کے پاس حضور انور ﷺ تشریف فرماہوتے ہیں نزع کی شدت ہلکی کرنے کے لیے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدار حسن مصطفی کاساتھ ہو

صالحین کی نسبت

صوفیاء فرماتے ہیں کہ مقام تیہ کا من وسلویٰ اس لیے طیب تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے انہیں نسبت تھی۔ آب زمزم، حضور ﷺ کی انگلیوں سے نکلنے والا پانی، حضرت ایوب علیہ السلام کے قدم سے نکلنے والا پانی، حضرت مریم کے نیچے جو چشمہ پانی کا تھا یہ تمام پانیوں سے افضل ہے یوں ہی عیسی علیہ السلام کا دستر خوان بنی اسرائیل کا یہ من وسلوی طیب ومبارک ہے کیونکہ ان سب کو اللہ کے مقبولوں سے نسبت ہے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے لنگر، ان کی فاتحہ کے کھانے تبرک ہوتے ہیں یعنی برکت والے کیونکہ مبارک بندوں سے نسبت رکھتے ہیں۔[10]

انسانی صفات اور مسخ سیرت

آیت بینہ وترجمہ

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ [11]

پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے

مسخ سیرت سے اجتناب

مسخ صورت اللہ کا عذاب ہے مگر "مسخ سیرت "یعنی دل مسخ کر دینا اس سے بدتر عذاب ہے یہ عذاب تا قیامت آتا رہے گا کہ انسان کا دل اچھائی سے برائی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ ان اسرائیلیوں نے ناجائز طور پر مچھلی کھائی تو مسخ صورت کے عذاب میں گرفتار ہوئے جو کوئی ناجائز طور پر کسی انسان کی جان ومال کا شکار کرے اس کا دل مسخ ہو جاتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

انسانی صفات

جسم انسانی گویا ایلہ بستی ہے جو بشریت کے دریا کے کنارہ واقع ہے انسانی صفات گویا اس بستی کے باشندے ہیں۔ یہ صفاتِ انسانی تین قسم کی ہیں

- صفات روحانی
- صفات جنانی (قلبی)
- صفات نفسانی

ان سب کو بشری ودواعی کے شکار سے منع کیا گیا۔ یہ صفات کی تین قسمیں ہو گئیں، صفات روحانیہ تو اس شکار سے باز رہے بلکہ دوسروں کو منع بھی کرتے رہے اور جنانی صفات خاموش رہے مگر نفسانی صفات نے یہ شکار کر لیا اور کر رہے ہیں۔

اے انسان یہ شکار دن رات خود تیرے اندر ہو رہا ہے اپنا انجام سوچ لے جس پر صفات نفسانی کا غلبہ ہے اس کے لیے ہلاکت ہے جس پر روحانی صفات کا غلبہ ہے اس کے لیے درجات ہیں اور جس پر جنانی صفات کا غلبہ ہے ان کے لیے درکات ہیں۔[12]

اللہ ڈھیل دیتا ہے

آیت بینہ و ترجمہ

وَ اِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّکَ لَیَبۡعَثَنَّ عَلَیۡهِمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ مَنۡ یَّسُوۡمُهُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ ؕ- اِنَّ رَبَّکَ لَسَرِیۡعُ الۡعِقَابِ ۚۖ- وَ اِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ[13]

اور جب تمہارے رب نے حکم سنا دیا کہ ضرور قیامت کے دن تک ان پر ایسے کو بھیجتا رہے گا جو انہیں بری مار چکھائے بے شک تمہارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے

نافرمانی کی سزا دائمی ہے

سرکشی وہ خاردار درخت ہے جو بویا جاتا ہے ایک بار مگر کانٹے دیتا ہے ہمیشہ اور رب کی اطاعت و فرمانبرداری وہ باردار درخت ہے جو بویا جاتا ہے ایک بار مگر پھل دیتا ہے بونے والے کی اولاد در اولاد اس کے دوست واحباب اس کے پھل کھاتے رہتے ہیں۔ بنی اسرئیل نے مخالفت انبیاء اور سرکشی کا درخت خاردار بویا اب تا قیامت اس کے کانٹے ان کی نسل کو چبھتے رہیں گے سخت گیر بادشاہوں کا مسلط ہونا، ان کی مستقل حکومت قائم نہ ہونا، ان کا ذلیل وخوار رہنا، ان میں اولیاء وصالحین کبھی نہ ہونا، یہ سب کچھ اس درخت خاردار کے کانٹے ہیں۔

رجوع الی اللہ

صوفیاء فرماتے ہیں کہ شیطان کو قیامت تک زندگی دی گئی تاکہ وہ سرکشوں کو سخت عذاب یعنی رب تعالیٰ سے دوری، گمراہی میں پھنسا رہنا، عبودیت اور صراط مستقیم سے الگ رہنا وغیرہ چکھاتا رہے اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے کہ وہ مجرموں کو ڈھیل دیتا رہتا ہے تاکہ وہ اور گناہ زیادہ کر لیں یہ ڈھیل اس قہار جبار کا سخت عذاب ہے آخرت کا، عذاب دوزخ اس کے علاوہ ہے۔ وہ غفور رحیم بھی ہے کہ جو قلب وروح نفس کی اتباع سے رجوع کرے، اللہ کی طرف آئے تو اسے بخش دیتا ہے۔

حرف وسخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

دنیاوی مصائب سے اخروی درجات

صوفیاء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے دنیا میں مومنوں پر کہ انہیں دنیا میں مختلف بلاؤں آزمائشوں بھوک جان ومال نقصان میں مبتلا کرتا رہتا ہے اور غفور رحیم بھی کہ انہیں ان بلاؤں پر صبر کی توفیق دیتا ہے تاکہ یہ بلائیں ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں اور ہی دنیا سے پاک وصاف جائیں۔[14]

علم حرصی وطمعی سے گریز

آیت بینہ وترجمہ

وَلَوۡ شِئۡنَا لَرَفَعۡنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخۡلَدَ اِلَى الۡاَرۡضِ وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ‌ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الۡكَلۡبِ [15]

اور اگر ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اس اٹھالیتے مگر وہ توزمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح

علم وعمل کا روح سے تعلق

روح انسانی کا میلان عالم علویات کی طرف ہے نفس امارہ کا میلان سفلیات کی جانب، علم وعبادت گویا انسان کے غیبی پر ہیں۔ جیسے پرندہ پروں کے ذریعے اوپر چڑھتا ہے اور انہیں پروں سے نیچے گرتا ہے اگر علم وعمل کا تعلق روح سے ہو جائے تو یہ دونوں پر انسان کو وہاں پہنچاتے ہیں جہاں فرشتے نہ پہنچیں۔

پروازِ شاہین وکرگس

علم کی وجہ سے حضرت آدم مسجود ملائکہ ہوئے خلیفتہ اللہ بنے: وَعَلَّمَ آدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا۔[16] (اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے) اگر علم کے ساتھ عشق رسول ﷺ اور خوف خدا وابستہ ہو جائیں تو یہ اوپر کی طرف پرواز کراتے ہیں اگر علم کے ساتھ حرص وطمع لالچ مل جائیں تو پھر یہی علم وعمل اسے نیچے گراتے ہیں۔ بلعم بن باعورا اس قدر وسیع علم کے باوجود ہانپنے والا کتا بن گیا حرص کی وجہ سے حالانکہ وہ دولتمند تھا مگر قوم کے تحفے تحالف اسے لے ڈوبے شاہین اور گدھ دونوں کے پاس پر ہیں مگر شاہین اپنے پروں سے اوپر کی طرف جاتا ہے اور گدھ اپنے پروں سے مردار پر گرتا ہے۔[17]

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں

شاہیں کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

چوپایوں سے بدتر مخلوق

آیت بینہ و ترجمہ

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ - لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا - وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا - وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا - اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ - اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ[18]

اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے پیدا کئے بہت جن اور انسان وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں اور وہ آنکھیں جس سے دیکھتے نہیں اور وہ کان جن سے سنتے نہیں وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ یہ لوگ۔ وہ غافل بے خبر ہیں

دل کیا ہے؟

انسان کا دل ایک صاف آئینہ ہے غفلت و انکار اس کے گرد و غبار۔ جن سے یہ دھندلا ہو کر آخر کالا ہو جاتا ہے۔ تصدیق اور رجوع الی اللہ اس آئینہ کی صیقل ہے دل قرآن کے، صاحب قرآن بلکہ رحمان کے رہنے کی جگہ ہے۔ آنکھیں، کان، زبان، قرآن کی گزرگاہ ہیں ان سب کو صاحب قرآن کے لائق بناؤ۔ سلطان گندی جگہ میں رہتا نہیں گندے راہ سے گزرتا نہیں۔

ہدایت کیوں نہیں؟

منکرین نے اپنے یہ اعضاء غفلت اور گناہوں کی کثرت سے بیکار کر دیے یہ ہی اعضاء ہدایت کا ذریعہ تھے۔ اب انہیں ہدایت ملے تو کیسے، اب ان کے دل حضور انور ﷺ کی باتیں سمجھتے ہیں مگر تردید کرنے کے لیے۔ حضور ﷺ کے معجزات دیکھتے سنتے ہیں مگر انکار کرنے کے لیے، یہ سننا، نہ سننے و دیکھنے نہ سمجھنے سے بدتر ہے۔

آباد و ویران گھر

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق رنگ برنگی پیدا کی ہے بعض لوگ قرب و محبت کے لیے پیدا ہوئے وہ اہل اللہ ہیں۔ اللہ کے حسن و جمال کے مظہر وہ اللہ کی طاقت سے اللہ کی خبریں سمجھتے دیکھتے سنتے ہیں۔ وہ رب کا کمال پہچانتے، کلام سنتے اور جمال دیکھتے ہیں۔ بعض لوگ جنت کے لیے پیدا کیے گئے وہ دلائل قدرت سمجھتے، دیکھتے اور بولتے ہیں بعض دوزخ کے لیے پیدا کیے گئے، وہ جانوروں سے بدتر ہیں کیونکہ جانوروں میں تو یہ استعداد تھی نہیں۔ ان بدنصیبوں میں تھی مگر ضائع کر دی جو دل کاشانہ یار ہونا چاہیے تھا اسے انہوں نے پاخانہ اختیار بنالیا۔

اللہ تعالی ہم کو پہلی جماعت سے بنائے کہ وہ ہمارا ہو ہم اس کے ہوں۔ بڑا جرم غفلت ہے بڑی نیکی عزلت یعنی خلق سے علیحدگی، جس مکان میں مکین نہ ہو وہ برباد ہے جس دوکان میں سودا نہ ہو وہ بے کار جس مسجد میں نمازی نہ ہو وہ ویران جس دل میں اللہ کا خوف رسول اللہ کا عشق نہ ہو وہ ویران ہے۔

؎ آباد وہ ہی دل ہے کہ جس میں تمہاری یاد ہے

جو یاد سے غافل ہوا، ویران ہے، برباد ہے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

دل کیسے آباد ہو؟

ہر گھر، ہر چیز کی آبادی الگ الگ سامان سے ہوتی ہے۔ رب تعالیٰ ہمارے دل آباد کرے ویران گھر میں سانپ، بچھو کوڑا رہتا ہے۔ جس دل میں وہ نہ رہیں اس میں حسد بغض وغیرہ ہزار ہا کوڑے کچرے رہتے ہیں۔ حضور ﷺ کعبہ میں آئے بت وہاں سے بھاگے اس

کعبہ دل میں حضور آجائیں تو عیوب نکل جائیں سارے کمالات حاصل ہو جائیں، جس جسم میں جان پڑ جائے اسے آنکھوں کا نور، کانوں کی قوت سامعہ، دل کی دھڑکن، نبض کی حرکت، زبان سے بولنے کی طاقت سب کچھ میسر ہو جاتی ہے اگر جان نکل جائے تو یہ ساری طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں ایسے ہی جس دل میں وہ جانِ ایمان ﷺ جلوہ گر ہو جائیں تو ساری خوبیاں اسے مل جاتی ہیں۔ [19]

قیامت کی تیاری کرو

آیت بینہ و ترجمہ

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرۡسٰىہَا [20]

آپ سے سوال کرتے ہیں قیامت کے بارے میں کہ کب کو ٹھہری ہے

اقسامِ قیامت

صوفیاء فرماتے ہیں قیامت دو طرح کی ہے 1۔ جسمانی اور 2۔ روحانی قیامت

جسمانی قیامتیں تین ہیں:

1۔ "قیامت صغری" یعنی چھوٹی قیامت یہ ہر شخص کی اپنی موت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو مر گیا اس کی قیامت تو آگئی۔" [21]،

2۔ "قیامت وسطی" یعنی سارے انسانوں کی موت، عالم کی فنا، یہ صور کے پہلے نفخہ پر ہو گی،

3۔ "قیامت کبری" یعنی بڑی قیامت سارے مُردوں کا اٹھنا اور سزا و جزا کے لیے بارگاہ الٰہی میں پیش ہونا یہ صور کے دوسرے نفخے پر ہو گی۔

یہ تینوں قیامتیں جسم سے متعلق ہیں اور جسمانی کہلاتی ہیں۔ قیامت روحانی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ نفسِ انسان فانی فی اللہ ہو کر باقی باللہ ہو جائے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا [22] (مرنے سے پہلے مر جاؤ) کا مظہر بن جائے۔

قیامتِ روح

جسمانی قیامت میں نیک کاروں کو جنت ملے گی مگر روحانی قیامت میں نیک کاروں کو دنیا ہی میں جنت والا رب مل جاتا ہے۔ وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی جنت میں رہتا ہے خوش نصیب لوگ قیامت کے متعلق زیادہ پوچھ گچھ نہیں کرتے بلکہ قیامت روحانی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اس قیامت کے ایسے منتظر ہوتے ہیں جیسے روزہ دار اذانِ افطار کا، لوگ فنا سے ڈرتے ہیں وہ فنا پر مرتے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

کفارِ عرب ان باتوں سے نا آشنا تھے تو وہ بجائے قیامت کی تیاری کرنے کے اس کے متعلق کج بحثی کرتے رہتے تھے۔ وہ کب آئے گی کیسے آئے گی اس میں کیا ہو گا؟ فرمایا گیا کہ قیامت کی زیادہ پوچھ گچھ نہ کرو اس کی تیاری کرو۔

ختم نبوت از علامتِ قیامتِ کبریٰ

صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ سے قیامت کے متعلق پوچھنا حماقت ہی ہے کیونکہ حضور انور ﷺ خود قیامت کی علامات کبریٰ ہیں۔ ان کی آمد قیامت کی آمد ہے کیونکہ اب نہ کوئی نبی آئے گا، نہ کوئی کتاب، نہ کسی پر وحی آئے اور نہ ہی یقینی الہام۔ غافل ہمیشہ کیوں، کیسے اور کب کے پیچھے لگا رہتا ہے عاقل صرف یہ ہی کہتا ہے کہ حضور ﷺ کیا حکم ہے؟ کیا فرمان ہے؟ مجھے قیامت کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ [23]

فنافی المولی

آیت بینہ و ترجمہ

قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ وَلَوۡ کُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ لَاسۡتَکۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَیۡرِ ۚۖ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوۡٓءُ ۚۛ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ وَّبَشِیۡرٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ [24]

تم فرماؤ میں اپنی جان کے برے بھلے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی میں تو یہی ڈر اور خوش خبری سنانے والا ہوں انہیں، جو ایمان رکھتے ہیں

لَّاۤ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ کا مطلب:

حضور ﷺ اللہ کے بندے بھی ہیں اس کے رسول بھی، اور اس کے حبیب بھی۔ قرآن کریم کی مختلف آیتوں میں ان مختلف صفات کا اظہار ہے اس آیت میں حضور ﷺ کی عبدیت کا ذکر ہے۔ عبد یعنی بندہ نہ تو اپنا مالک ہوتا ہے نہ اپنے مال کا۔ نہ ہی اپنے نفع و نقصان کا۔ سب کچھ اس کے مولیٰ کا ہوتا ہے۔ وہ فنافی المولی ہوتا ہے جو مولی کھلاتا ہے بندہ وہ کھاتا ہے۔ جو وہ پہناتا ہے یہ وہ ہی پہنتا ہے۔ جب وہ سلاتا ہے تب سوتا ہے۔ یہاں ارشاد ہوا کہ آپ فرمادو کہ میں اللہ کا عبد، اس کا بندہ، اس میں فنا ہوں۔ نہ اپنے نفس کا مالک ہوں نہ اس کے نفع نقصان کا، جو وہ چاہتا ہے وہ ہی کرتا ہوں۔ میری مرضی اس کی رضا میں گم ہے۔

اللہ نے اختیار دیا

شانِ نبوت کا ظہور یہ ہے کہ حضور ﷺ احکام شرعیہ کے مالک کر دیے گئے ہیں۔ آپ ﷺ کی "ہاں" سے چیزیں حلال بلکہ فرض ہو جاتی ہیں آپ کی "ناں" سے چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ رب فرماتا ہے:

یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ [25]

(اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرے گا)

فرماتا ہے:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

تُرۡجِیۡ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَتُ۔ ۡ وِیۡ اِلَیۡکَ مَنۡ تَشَآءُ[26]

(پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو)

حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی دو کے برابر کر دی۔[27] ایک صاحب کو ان کا کفارہ انہیں کو کھلا دیا[28] یہ ہے حضور ﷺ کی شان نبوت، شان محبوبیت یہ ہے کہ حضور ﷺ اللہ کی ہر چیز کے بعطاءِ رب، مالک ہیں۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو جنت بخش دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ حوض کوثر فروخت کر دیا، چاند چیر دیا، چھپا سورج پھیر لیا، کھاری کنوئیں میٹھے کر دیے، دکھتی آنکھ کا دکھ دور کر دیا، ٹوٹی ہڈی جوڑ دی وغیرہ۔ یہ ہے شان محبوبیت، یہ سب یار کے جلوے ہیں۔

خلاصہ بحث

تفسیر نعیمی میں صوفیانہ استشہادات کا مقصد قرآنی موضوعات کو روحانی منظر سے دیکھنے اور ان کو روحانی ترقی کی راہ نمائی کرنا ہے۔ اس تفسیر میں، صوفی اولیاء اور متقی اشراف کے روحانی معرفت کو بیان کرنے کے لئے خصوصی طریقے سے قرآنی آیات کو تشریح کیا جاتا ہے۔ اس کے ذرائع میں اشارات، رموز، اور روحانی حقائق کو استعمال کیا جاتا ہے جو قرآنی موضوعات کے پس پشت معانیات کو اجاگر کرتے ہیں۔

اس تفسیر کے ذرائع کی مدد سے، قاری کو خود کو بہتر سمجھنے، اپنے اندر کے ذاتی اور روحانی پہلو کو معلوم کرنے، اور روحانی ترقی کے راستے پر چلنے کے لئے مدد فراہم کی جاتی ہے۔ تفسیر نعیمی میں اسلامی معتقدات کو روحانی معانی میں پیش کیا جاتا ہے اور قرآنی پیغمبرانہ اقوال کو روایاتی شکل میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، قرآن کے اصولی موضوعات کے علاوہ، روحانی تجربات اور عمقی معرفت کے ارکان بھی شامل ہوتے ہیں۔

تفسیر نعیمی میں عموماً شعر، مثالیں، اور روایات کی بھی استعمال کی جاتی ہیں جو قرآنی موضوعات کے روحانی پہلو کو بہتر سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ اس میں ایک ذہین روایتی اور شعوری انداز میں قرآنی موضوعات کی بہترین سمجھ پیش کی جاتی ہے جو روحانی تلاش کرنے والے افراد کے لئے بہترین راہ نمائی کرتی ہے۔

مختصراً، تفسیر نعیمی ایک روحانی تفسیر ہے جو قرآنی موضوعات کو روحانی منظر سے دیکھنے کی کوشش کرتی ہے اور ایمانی تزکیہ اور روحانی ترقی کے لئے راہ نمائی کرتی ہے۔

حواشی و مراجع

1. القرآن الکریم، پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت154
2. سنن ابو داؤد حدیث2594، سنن نسائی حدیث3181، سنن ترمذی حدیث1702، مسند احمد5/198
3. القرآن الکریم، پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت157
4. تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص283
5. القرآن الکریم پارہ3، سورۃ آل عمران، آیت81
6. القرآن الکریم، پارہ15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت81
7. القرآن الکریم، پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت160
8. تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص303

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3, 2023

9 القرآن الکریم، پارہ10، سورۃ التوبہ، آیت40

10 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص304

11 القرآن الکریم، پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت166

12 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص327

13 القرآن الکریم، پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت167

14 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص332

15 القرآن الکریم، پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت176

16 القرآن الکریم، پارہ1، سورۃ البقرہ، آیت31

17 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص375

18 القرآن الکریم، پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت179

19 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص385

20 القرآن الکریم، پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت187

21 مشکوۃ شریف، جلد پنجم، رقم الحدیث78

22 کشف الخفاء ، جلد2، ص291

23 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص414

24 القرآن الکریم، پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت188

25 القرآن الکریم، پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت156

26 القرآن الکریم، پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت51

27 سنن النسائی، کتاب البیوع، حدیث4651

28 صحیح بخاری، کتاب کفارات الایمان، حدیث6711